سوال

(173) مسلمان عورت کا کافر سے شادی کرنا جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مسلمان دوشیزہ کا ایسے عیسائی مرد سے شادی کرنا جائز ہے جس نے اس کی خاطر اسلام کا اقرار کیا ہو؟ وہ یوں کہ ایک عیسائی نے مسلمان خاتون سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا اور اسے آگاہ کیا کہ وہ عنقریب اپنا دین چھوڑ کر اسلام قبول کر لے گا۔ اس کے متعلق آگاہ فرمائیں، میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میں اس شخص کے اسلام قبول کرنے کا سبب ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک مسلمان خاتون کا کسی کافر شخص سے شادی کرنا قطعاً حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

(لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ) (الممتحنہ 60 10)

''وہ (مومن) عورتیں ان (کافروں) کے لیے حلال نہیں، اور نہ وہ (کافر) ان مومن عورتوں کے لیے حلال ہیں۔''

دوسری جگہ فرمایا:

(وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ) (البقرہ 2 221)

''اور اپنی عورتوں کو مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور مومن غلام بہتر ہے مشرک (آزاد) سے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو۔''

اگر کافر مسلمان ہو جائے اور اپنے آپ کو اچھا مسلمان ثابت کر دے تو اس سے شادی کرنا جائز ہے۔ لیکن شادی سے قبل اس کا جانچنا پرکھنا ضروری ہے کہ وہ نماز، روزہ اور دیگر عبادات کی پابندی کرتا ہے؟ قرآن اور دیگر شرعی احکام کا علم حاصل کرتا ہے؟ اور اس کے ساتھ ساتھ شرک، شراب اور دیگر شرعی محرمات کو چھوڑ چکا ہے اپنے اقامہ (Stay Permit)، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں کیا اس نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے؟ اور سفر و حضر اور ذاتی معاملات الغرض ہر اعتبار سے اپنا دین ترک کر چکا ہے۔ اس کے اسلام قبول کر لینے کے بعد اتنا انتظار کر لیا جائے جس سے اس کا واقعتاً مسلمان ہونا ثابت ہو۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ وہ شادی کے لیے اسلام کو بطور حیلہ استعمال نہ کر سکے اور مقصد حاصل کر لینے کے بعد دوبارہ مرتد نہ ہو جائے، اگر وہ ارتداد کا مرتکب ہو گا تو واجب القتل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(مَن بَدَّلَ دِينَهُ فَاقتُلُوهُ) (البخاری، کتاب الجھاد باب149)

''جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔'' ۔۔۔شیخ ابن جبرین۔۔۔

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

نکاح، صفحہ: 185

محدث فتویٰ